CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 30 اکتوبر 2000ء - 30 رجب 1421 ہجری - 30 - اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 248

ادائیگی میں بہتر بنو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کسی سے اونٹ قرض لیا اور جب واپس کیا تو زیادہ بہتر اونٹ واپس کیا اور فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو ادائیگی میں بہتر رویہ اختیار کریں۔

(ترمذی ابواب البیوع باب استقراض البعیر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گذر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بیباک ہو گا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے۔ جو اس نے اس آیت میں دیا ہے۔

اس کے بعد احسان کا درجہ ہے۔ جو شخص عدل کی رعایت کرتا ہے اور اس کی حد بندی کو نہیں توڑتا۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق اور قوت دے دیتا ہے اور وہ نیکی میں اور ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ عدل ہی نہیں کرتا بلکہ تھوڑی سی نیکی کے بدلے بہت بڑی نیکی کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 607)

قرض کی ادائیگی میں لیت ولعل کرنا گناہ کی بات ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض سے متعلق بھی مختلف پہلوؤں سے نصیحت فرمائی ہے۔ اب بہت سے جھگڑے ہیں جن کا قرضوں سے تعلق ہے اور قرضوں کا جو معاملہ ہے وہ سب سے زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نیتیں لکھی نہیں جاتیں اور ہر شخص اپنی نیتوں کو مختلف بیان کرتا ہے مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں اس نے ہم سے قرض لیا تھا اور وہ واپس نہیں کر رہا اور جب بات ٹٹولی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے اس قرض کے ساتھ منافع کے نام پر کچھ سود بھی وابستہ تھا اور جب سود ساتھ شامل ہو گیا تو اس کو قرض کہنا ہی ناجائز ہے۔ یہ تو فاسد سودا ہے۔ اور پھر جب تحقیق مزید کی جاتی ہے تو بعض دفعہ پتہ چلتا ہے کہ تین لاکھ قرض لیا تھا' پینتالیس ہزار واپس کر بیٹھا ہے' مطالبہ تین لاکھ اور کچھ اور کا ابھی باقی ہے کیونکہ وہ در حقیقت منافع کے نام پر سود خوری تھی۔ اگر اس کو واقعتاً دیانت داری سے تجارتی قرضہ سمجھتے تھے یا سمجھتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ نکلے گا کہ وہ شخص جو تقریباً کنگال ہوا بیٹھا ہے وہ ان کا دیندار ہی نہیں بنے گا کیونکہ تجارت کے معاملات اور ہیں اور سود کے معاملات اور ہیں۔ اگر آپ منافع کہنے پر مصر ہیں تو جس شخص کے پاس اپنی رقم منافع اور تجارت کے لئے لگائی تھی اگر اس کا مال ڈوب گیا ہے تو آپ کا بھی ڈوب گیا ہے' وہ الگ اوپر کھڑا نہیں رہا اس کے ساتھ ہی ڈوبا ہے وہ بھی' اس لئے وہ دین دار ہی نہیں بنتا۔ اسی لئے دونوں طرف پاؤں رکھنے کی کوشش کر کے اپنی دیانتداری کے حوالوں کے ساتھ ہم نے بڑی محنت سے' حق حلال کی کمائی تھی ہماری جو یہ شخص ظالم لے کے بیٹھ گیا ہے۔ تو ظالم سے پوچھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اتنا وہ سود دے بیٹھا ہے منافع کے نام پر اور ابھی پوری رقم اور اس کے اوپر مطالبے جاری ہیں۔ تو میں ایسے لوگوں کو کہا کرتا ہوں کہ قضاء میں جاؤ اور قضاء سے فیصلہ کرواؤ کہ یہ کیا چیز تھی۔ اگر تم مصر ہو کہ یہ تجارت تھی تو پھر لازماً تمہیں اس نقصان میں شریک ہونا پڑے گا جس کو تم کہتے ہو اس نے قرض لیا تھا کیونکہ پھر تجارتی قرضے میں نفع نقصان کا انسان ذمہ دار ہوتا ہے اور اگر یہ سود تھا تو یہ حرام کام کیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تمہیں اصل زر دلوایا جا سکتا ہے لیکن چونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اصل زر تک معاملہ پھر رہے گا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن جس کو تم نے منافع کے نام پر لیا تھا وہ اصل زر کی واپسی شمار ہوگی۔ تو اس قسم کے جھگڑے جو نیتوں کی خرابیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور تحریر میں نہیں آ رہے ہوتے ان سے بہت نقصان پہنچتے ہیں۔ اور جہاں تک عام روز مرہ کا دستور ہے جس شخص میں قرض کی ادائیگی کی توفیق ہے اسے ضرور قرض ادا کرنا چاہئے اور لیت ولعل کرنا اور ٹالنا یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے اور اس سے ساری سوسائٹی میں ضرورت مند مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ یہ سوسائٹی کا اعتماد ہے جس کے نتیجے میں معاملات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک سوسائٹی کے متعلق یقین ہے کہ یہاں قرضے واپس کئے جائیں' حسب توفیق واپس کئے جائیں گے اور سوسائٹی کا نام نیک ہو جائے تو پھر بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ضرور واپس کرتے ہیں اور اس میں امارت اور غربت کا فرق نہیں ہے' دل کی شرافت کا فرق ہے۔

الفضل انٹرنیشنل 20- جنوری 1995ء)

ربوہ میں بغیر اطلاع بجلی بند

ربوہ میں مورخہ 28- اکتوبر 2000ء بروز ہفتہ صبح پونے آٹھ بجے سے محکمہ کی اطلاع کے بغیر بجلی بند ہو گئی اور تا حال ایک بجے تک بجلی کی رو بحال نہیں ہوئی۔ چند دنوں سے بجلی کی بندش کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے دفاتر' سکول' کاروباری ادارے اور دکانوں وغیرہ میں معمول کا کام انتہائی متاثر ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اہل ربوہ کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا ہے۔ پاکستان کے دیگر شہروں میں بجلی بغیر اطلاع کے اتنے لمبے عرصے کے لئے بند نہیں کی جاتی۔ اور اگر کسی وجہ سے بند ہو بھی جائے تو جلد از جلد بحال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن حیرت کی بات ہے پاکستان کے ہی شہر ربوہ میں کئی کئی گھنٹے بجلی معطل رہتی ہے۔ اخبار

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 131

حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا انقلابی اثر

اخبار "پنجہ فولاد" نے 28/اگست 1905ء کی اشاعت میں درج ذیل نوٹ شائع کیا:-

"مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت و مہدویت وغیرہ اپنے دعاوی میں سچے ہیں یا جھوٹے اس کا خیال جانے دو۔ ایک شخص کو جو کسی دشمن کی نصیحت سے بھی مستفید ہونا چاہتا ہے۔ ان جھگڑوں سے کیا سروکار۔ ان کے مریدوں کی اخلاقی اور دینی حالت پر نظر ڈالو جو اکثر برائے نام (ایمانداروں) سے بہترین و افضل نظر آئے گی۔ قریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا ایک مقام پر ایک میرزائی (احمدی) اور ایک مشہور مولوی صاحب بحث کر رہے تھے۔ پانچ سات اور معزز مسلمان بھی بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب جوش سے آنکھیں سرخ کرتے۔ مرزا مرزا پکارتے اور مخاطب سے کسی قدر ترش روئی و سختی سے پیش آتے تھے۔ اس پر کمال یہ تھا کہ جب مرزائی کی باری جواب دینے کی آتی تو مولوی صاحب درمیان ہی میں بول اٹھتے اور اپنا سلسلہ سخن بند نہ ہونے دیتے برخلاف ان کے مرزا صاحب کا مرید نہایت متانت و اخلاق اور ادب سے گفتگو کرتا اور مولوی صاحب کے غیر مہذب الفاظ (جو وہ مرزا صاحب کے حق میں کہتے تھے) نہایت صبر اور تحمل سے کام لیتا تھا اس سے ہزار درجہ بڑھ کر صبر و تحمل کا ایک واقعہ قادیان میں حکیم مولوی نورالدین صاحب کی طرف سے ظاہر ہوا ہے۔ 28 جولائی کو مولوی صاحب کی عورت کا انتقال ہو گیا۔ اور 12۔ اگست کو دو سال کا بچہ ہی نذر اجل ہوا۔ جس کے متعلق الحکم اور بدر سے معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے قبر میں رکھنے سے پہلے لڑکے کا کفن کھولا۔ اس کے منہ کو بوسہ دیا اور چند قطرے آنسوؤں کے ان کی آنکھ سے نکلے دفن کرنے کے بعد مرحوم کا کفن کھولنے اور منہ چومنے کے متعلق فرمایا کہ جب آنحضرت ؐ کا بچہ ابراہیم فوت ہو گیا تو آپ نے بھی ایسا ہی کیا اور خدا کی مدح کی ہم تیرے ہر ایک فعل سے خوش ہیں۔ البتہ چند روزہ جدائی کا رنج ہے۔ اس پر آپ کے آنسو نکل آئے۔ میں نے بھی اس سنت کو پورا کیا اور خدا تعالیٰ کے ہر فعل پر بحمدللہ میں بھی خوش ہوں اس قدر بیان کرنے پر مولوی صاحب پر رقت طاری ہو گئی۔" کیا یہ بات جن سے اصلی (دینی) جوش! دراصل (دینی) سنت ظاہر ہوتی ہے قابل تقلید نہیں ہیں؟"

(بحوالہ الحکم 24 ستمبر 1905ء صفحہ 4)

بیعت امام کے تیرہ فوائد

ایک صاحب نے حضرت مولانا نورالدین بھیروی صاحب سے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی سوال کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کی بیعت کر کے کیا فائدہ حاصل کیا؟ جواب میں آپ نے درج ذیل تیرہ فوائد بیان فرمائے:-

"1۔ دنیا سے سرد مہری۔ 2۔ رضا بالقضا کا ابتدا۔ 3۔ اخلاص۔ 4۔ فہم قرآن میں بین ترقی۔ 5۔ طول امل سے تنفر۔ 6۔ المنکر سے بحمداللہ حفاظت۔ 7۔ فتن دجال سے بحمداللہ حفاظت تامہ۔ 8۔ کبر۔ 9۔ کسل۔ 10۔ کذب۔ 11۔ عجز۔ 12۔ انکار۔ 13۔ جبن سے امن تامہ"۔

(الحکم 31۔ اگست 1907ء صفحہ 3)

نومبائعین کو دردانگیز نصائح

5 ستمبر 1907ء صبح 9 بجے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر دس بارہ حضرات نے بیعت کی جس کے بعد حضور نے دردانگیز نصائح پر مشتمل ایک مفصل خطاب کیا جس کے آخر میں ارشاد فرمایا:-

"راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا کے حضور اجر پاؤ۔ حضرت علیؓ کی نسبت روایت ہے کہ ایک کافر نے جس پر قابو پا چکے تھے ان کے منہ پر تھوکا تو آپ نے چھوڑ دیا۔ اس نے پوچھا یہ کیوں؟

تو فرمایا اب میرے نفس کی بات درمیان میں آگئی اس نے جب دیکھا یہ لوگ نفسانی کاموں سے اس قدر الگ ہیں تو مسلمان ہو گیا ایسے ایسے عملی نمونوں سے وہ کام ہو سکتا ہے جو کئی تقریریں اور وعظ نہیں کرتے"۔

(الحکم 10۔ ستمبر 1907ء صفحہ 6)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(رپورٹ: بشیرالدین سامی)

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا 28واں سالانہ اجتماع

مورخہ 8، 9، 10/ ستمبر 2000ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جمعہ کی شام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج برطانیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماع کا افتتاح مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے کیا۔

اجتماع کے ایام میں باجماعت نماز تہجد، پنجگانہ نمازوں کے التزام، درس قرآن مجید و حدیث و درس ملفوظات حضرت مسیح موعود کے علاوہ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات اور تلقین عمل کے پروگرام ہوئے۔ ہفتہ اور اتوار کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک باربی کیو کا اہتمام تھا۔ اس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی اس دوران خدام و اطفال نے مختلف دینی نغمات پیش کئے۔

مورخہ 10/ ستمبر بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ خدام کی کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور فٹبال، رسہ کشی اور روک دوڑ کے فائنل مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے۔

اسی دن شام چار بجے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں جیتنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ برطانیہ اور منتظمین اجتماع کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔

حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اجتماع میں 890 خدام اور 406 اطفال سمیت 1296 نوجوانوں نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال کی حاضری 1392 تھی۔ اس لحاظ سے امسال حاضری میں کمی رہی ہے۔ البتہ دیگر انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے خاص توجہ دی گئی ہے۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ اطفال کے پروگرام اور ان کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔ تعلیمی پروگرام مثلاً قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا، نماز کا متن مع ترجمہ کے یاد کرنا شامل تھا۔

اس رپورٹ کے بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور حسن کارکردگی میں اول آنے والے خدام و مجالس کو انعامات سے نوازا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی امسال علم انعامی کی حقدار قرار پائی اور مکرم بشیر احمد شریف صاحب مہتمم مقامی نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام و اطفال سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر فکرمندی کا اظہار کیا کہ صدر مجلس کی رپورٹ کے مطابق امسال حاضری میں کمی رہی۔ انتظامی لحاظ سے اس کی فکر کرنی چاہئے تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میں ماضی میں یہ ہدایات دے چکا ہوں کہ ایسے خدام جو اجتماعات میں شامل نہیں ہوتے ان پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کو اجتماعات میں شریک کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ہدایت مستقل قائم رہنے والی ہدایت ہے اس پر عمل کرنے سے ہی کامیابی ہو گی۔

حضور نے فرمایا کہ میرے لئے سب سے زیادہ فکرمندی کا موجب یہ امر ہے کہ کیا آپ سب جو یہاں موجود ہیں نماز کو سمجھ کر اور سنوار کر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ اور کیا گزشتہ اجتماع سے اس اجتماع تک اس پہلو میں کوئی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نماز کے معانی اور مطالب کو بار بار دہرا کر اس طرح ذہن نشین کریں کہ جب آپ اسے پڑھ رہے ہوں تو عربی عبارت کا مفہوم آپ کے دل اور دماغ میں خود بخود سمجھ آ رہا ہو۔ یہ محنت طلب کام ہے لیکن بار بار دہرانے سے آپ کو کامیابی ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز کے ساتھ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ تلاوت بھی محض طوطے کی طرح نہیں کرنی چاہئے بلکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کا طریق اپنانا چاہئے۔ فرمایا یہ مشکل تو ہے لیکن اگر ترجمہ کے ساتھ توجہ کے ساتھ پڑھا جائے تو آپ کو قرآن کریم کا فہم حاصل ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ان دونوں امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور فرمایا کہ جو ہدایات میں دیتا رہا ہوں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ان پر عمل کی طرف توجہ دیں۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل کا کون سا کالم آپ کو اچھا لگا۔ اس بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کیجئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

مکرم بابو عبدالغفار صاحب کانپوری (راہ مولیٰ میں جان دینے والے)

مالک فوٹو اسپیڈ کمپنی - رسالہ روڈ حیدر آباد (سندھ)

بابو عبدالغفار صاحب کانپوری کے والد ماجد میجر خدا بخش کے نانا جان اپنے پانچ بھائیوں اور دو بہنوں کے ساتھ کابل سے ترک سکونت کر کے ہندوستان تشریف لائے اور کانپور یو۔پی بھارت میں سکونت پذیر ہوگئے۔

خدا بخش صاحب کے والد پیر بخش صاحب فوج میں ملازم تھے اور کلکتہ کے قرب و جوار میں تعینات تھے۔ اسی دوران خدا بخش صاحب نے بنگلہ زبان میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ اس سے آگے نہ پڑھ سکے اور والد صاحب کے انتقال کے بعد کان پور آگئے اور غالباً اٹھارہ سال کی عمر میں فوج میں ملازم ہوگئے اور تنخواہ سات روپے (-/7) مقرر ہوئی جو اس وقت کے سپاہی کی ابتدائی تنخواہ تھی۔

اس زمانہ میں صدیقی النسل لوگ بھی اپنے نام کے ساتھ شیخ صدیقی لکھا کرتے تھے لہٰذا خدا بخش صاحب نے بھی فوجی ملازمت میں اپنے آپ کو شیخ خدا بخش صدیقی درج کرایا۔ فوجی ملازمت کے دوران انہوں نے رومن اردو سیکھی اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے "ڈرم میجر" ہو کر ریٹائر ہوئے۔

اپنے والد صاحب کی تقلید میں عبدالغفار صاحب نے بھی اپنے آپ کو شیخ صدیقی کہلانا پسند کیا فوج سے فارغ ہونے کے بعد میجر خدا بخش صاحب کا پنشن میں گزارہ مشکل تھا۔ کسی کے مشورہ پر وہ مراد آباد میں حضرت سردار محمد ایوب خاں سے ملے' جو حضرت اقدس مسیح موعود(-) کے رفقاء میں سے تھے ان کی سفارش سے ماسٹر خدا بخش صاحب ایک اسکول میں پی۔ ٹی ماسٹر لگ گئے اور اس نسبت سے میجر خدا بخش' ماسٹر خدا بخش بن گئے۔

فوجی ملازمت کے دوران میجر خدا بخش صاحب کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں قیام کرنے کے مواقع فراہم ہوئے۔ مثلاً کلکتہ' ڈھاکہ' چاٹگام' برما' رنگون' لکھنؤ' الہ آباد اور جہلم وغیرہ۔ بابو عبدالغفار صاحب کی پیدائش جہلم کی ہے۔

حلقہ بگوش احمدیت ہونا

جہلم میں ایک احمدی حوالدار نے پیغام حق پہنچایا۔ چنانچہ انہوں نے 1917ء میں معہ تمام خاندان کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ بابو عبدالغفار کی عمر اس وقت صرف دس سال تھی۔

8'10 افراد پر مشتمل یہ کنبہ اپنی مدد آپ کے اصول پر کاربند ہو کر زندگی بسر کرتا رہا۔ سادگی ساری عمر ان کا شعار رہا اور کفایت شعاری کے ساتھ اپنے ضروری مسائل کو حل کرتے رہے۔

پسندیدہ خصائل اور دینی مشاغل

ماسٹر صاحب بے حد نیک دل اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ہر وقت ان کے ہمہ رو دل میں موجزن رہتا تھا۔ رات کا اکثر حصہ عبادت میں بسر کرتے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت کے لئے کوشاں رہتے۔ فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کریم کا التزام تھا جو ماسٹر صاحب خود دیا کرتے تھے۔ صبح کے ناشتہ کے بعد بچوں کو قرآن شریف پڑھاتے تھے۔ خاندان کے تمام بچوں کے علاوہ محلّہ کے بچوں کو بھی قرآن شریف پڑھاتے ماسٹر صاحب خدمت دین سے سرشار ہمہ وقت اپنے آپ کو خدمت خلق پر مامور رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ پیدل چلنا پسند کرتے تھے اور ہر ایک کو سادگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

ابتداء میں آپ کی رہائش گاڑی کھاتہ (حیدر آباد' سندھ) کے ایک الاٹ شدہ مکان میں تھی جس کے نچلے حصہ میں نماز جمعہ کا انتظام تھا جہاں راقم الحروف نے ماسٹر صاحب کو نماز جمعہ پڑھاتے دیکھا۔ ماسٹر صاحب تاحیات ہر سال جلسہ سالانہ پر حاضری دیتے اور کوشش کرتے تھے کہ کسی غیر از جماعت دوست کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں۔ ماسٹر صاحب ہر دلعزیز' بہت خوش مزاج اور نیک طینت انسان تھے۔

بابو عبدالغفار صاحب کی شخصیت

آپ کی تقلید میں بابو عبدالغفار صاحب کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا جس کے نتیجہ میں انہوں نے سب بہن بھائیوں سے زیادہ تعلیم حاصل کی۔ آپ کا مطالعہ وسیع اور دل ہر اچھی بات کو قبول کرنے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے اور دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے۔ راقم الحروف کو دو سال تک حیدر آباد میں بسلسلہ ملازمت قیام کرنے کا موقع ملا اور قریباً روزانہ شام کو بابو صاحب سے ملاقات کرنے رسالہ روڈ پر واقع ان کے فوٹو اسٹوڈیو میں جاتا تھا۔ اپنے کام سے زیادہ انہیں دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کی فکر دامنگیر رہتی تھی۔ کبھی کبھی میں بھی ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر ان کے ساتھ گفتگو میں شامل ہو جایا کرتا تھا۔ حیدر آباد کے سربر آوردہ لوگوں سے ان کے گہرے تعلقات تھے اور لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ نے اکثر حیدر آباد کے غیر از جماعت اہل علم سے مباحثے کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے وسیع مطالعہ کی برکت سے ہمیشہ سرخرو رہے۔ آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس زمانہ میں مہاشہ محمد عمر صاحب مربی حیدر آباد ہی میں مقیم تھے۔ بابو صاحب کے تعلقات ریڈیو پاکستان حیدر آباد کے انچارج الیاس عشقی صاحب سے بہت گہرے اور مخلصانہ تھے۔ بابو صاحب نے مہاشہ صاحب کو ریڈیو اسٹیشن لے جا کر الیاس عشقی صاحب سے ان کا تعارف کرایا۔ الیاس عشقی صاحب مہاشہ صاحب سے گفتگو کے بعد مطمئن ہو گئے اور مختلف مواقع پر مہاشہ صاحب کی تقریر نشر کرتے رہے اور یہ سلسلہ عرصہ تک جاری رہا۔

حیدر آباد ابتداء ہی سے خوبصورت اور رنگا رنگ چوڑیوں کی صنعت کے لئے مشہور رہا ہے اور یہاں کئی گلاس فیکٹریاں کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ بابو صاحب کے ان فیکٹریوں کے اکثر مالکان سے تعلقات تھے کیونکہ یہ لوگ یو۔پی کے مشہور شہر فیروز آباد میں قائم شدہ اپنے چوڑی کے کارخانے چھوڑ کر یہاں آگئے تھے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر چوڑیوں کے کارخانے قائم کر کے خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔ ایسے ہی ایک کارخانہ دار سے بابو صاحب کے تعلقات تھے اور یہ ان کو دعوت دیتے رہتے تھے۔ یہ دوست بابو صاحب کے دلائل سن کر بہت متاثر تھے۔ انہوں نے اپنی رہائش گاہ پر ایک مناظرے کا بندوبست کیا تاکہ دونوں طرف کے دلائل سن کر کسی فیصلہ تک پہنچ سکیں تاریخ و وقت مقررہ پر بابو صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب کو ساتھ لے کر کارخانہ دار صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے جو شہر سے باہر صنعتی علاقہ میں واقع تھی۔ بابو صاحب کے ساتھ جو احمدی حضرات وہاں گئے ان میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ فیکٹری کے مالک نے علامہ شمسی صاحب کو بلایا تھا اور کھانے کا بھی پر تکلف انتظام کیا تھا۔ بعد فراغت طعام و مشروبات مناظرہ شروع ہوا جس کا انتظام بنگلہ کے وسیع و عریض لان میں کیا گیا تھا۔ چاندنی کے فرش پر گاؤ تکیے سجا دیئے گئے تھے جو منتظمین کی خوش مزاجی اور نفاست طبع کا ثبوت تھے۔ یہ موسم گرما کی ایک خنک رات تھی جیسا کہ حیدر آباد میں بالعموم دن گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوا کرتی ہیں۔ مناظرہ شروع ہوا اور دونوں فریق مقررہ وقت میں اپنے دلائل پیش کرتے رہے۔ ایک موقعہ پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے خاکسار کو حضرت اقدس مسیح موعود کی عبارات پڑھنے کا موقعہ دیا۔ یہ مناظرہ رات گئے تک ہوتا رہا اور بڑے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ یہ تو ایک مناظرہ کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیا گیا ورنہ ایسی مجالس تو وہاں آئے دن منعقد ہوا کرتی تھیں۔ اوپر بابو عبدالغفار صاحب کے شوق مطالعہ کا ذکر آچکا ہے۔ آپ کی مادری زبان تو اردو تھی مگر انگریزی زبان پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا علاوہ ازیں عربی اور فارسی میں بھی بقدر ضرورت دسترس حاصل تھی۔ وہ اپنی ان صلاحیتوں کو بڑے سلیقہ سے برمحل استعمال کرتے تھے اور کامیاب رہتے تھے۔

ازدواجی زندگی

1929ء میں جب آپ کی عمر 23 سال تھی آپ کی شادی محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ دختر نیک اختر جناب نسیم احمد خاں سے کان پور ہی میں ہو چکی تھی اور مولوی عبدالاحد صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود آپ کے ہمزلف تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو نو بچے عطا کئے جن میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ خدا کی دی ہوئی توفیق سے بابو صاحب کی تمام اولاد زیور تعلیم سے آراستہ ہے لیکن سب نے اپنا آبائی پیشہ "فوٹو گرافی" ہی اپنایا اور اس میں نئے نئے زاویے تلاش کیے اور یہاں تک ترقی کی کہ فوٹو اسپیڈ کمپنی کا نام حیدر آباد میں فوٹو گرافی کے میدان

میں خوبصورتی اور فنی مہارت کے حوالہ سے سرفہرست آگیا۔

محترمہ حفیظہ الرحمٰن صاحبہ مولف "نگینے لوگ" فرماتی ہیں کہ میری ذاتی شنید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک موقع پر فرمایا کہ بابو عبدالغفار کی فیملی کا بچہ بچہ کیمرہ لے کر ہی پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت میں کیمرے کے ساتھ اس خاندان کا چولی دامن کا ساتھ ہے خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ دینی لحاظ سے بھی اس خاندان کے افراد نے ہمیشہ احمدیت کو سینے سے لگائے رکھا۔

علم قرآن وحدیث

بابو عبدالغفار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی محبت سے بھی حصہ وافر عطا فرمایا تھا۔ وہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کا بالاستیعاب مطالعہ کرتے اور اس کام میں وہ کافی وقت صرف کیا کرتے تھے آپ کو احادیث سے بھی فطری لگاؤ تھا۔ علاوہ ازیں دیگر مذہبی کتب اور احمدیہ لٹریچر سے بھی استفادہ کرتے رہتے تھے۔ بہت سے حوالے' قرآن و حدیث کے زبانی یاد تھے اور اس کے علاوہ ضروری حوالہ جات ایک نوٹ بک میں جمع رکھتے تھے۔ تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لے سکیں۔ غرضیکہ وہ علمی و عملی لحاظ سے ہر وقت تیار رہتے تھے محترمہ حفیظہ" روایت کرتی ہیں کہ

"مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ غیراز جماعت لوگوں نے بہت وسیع پیمانہ پر میلاد شریف کروایا تھا۔ اس میں سندھی' پنجابی اور مہاجر خواتین کی تعداد پانچ سو سے لے کر سات سو تک تھی بہت وسیع انتظام تھا۔ انتظامیہ سے بابو جی وعدہ لے کر آئے تھے کہ ایک احمدی مقررہ کو تقریر کرنے کا موقع دینا پڑے گا۔ یہ تقریباً 1975ء کی بات ہے۔ بابو جی امیر جماعت تھے اور میں اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ تھی۔ چنانچہ بابو جی نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ آپ خوب جامع تقریر کریں اور اس کی تیاری خوب محنت سے کریں۔ احمدی عورتیں وہاں نہیں تھیں میں نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر تقریر کی اور یہ ایک کامیاب موقع دعوت الی اللہ کا رہا۔ بعد میں بابو جی کے پاس کئی مردوں نے اپنی بیویوں کی گواہی پر اظہار خوشنودی کیا کیونکہ تقریر صرف میری تھی باقی میلاد گا گا کر پڑھنے والی عورتیں تھیں۔

خدمات سلسلہ

بابو عبدالغفار صاحب کو ایک لمبے عرصہ تک امیر جماعت کے عہدہ پر فائز رہنے اور خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی اور انہوں نے بڑی تندہی اور خلوص کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرنے کی کوشش کی اور کامیاب رہے۔ وہ موصی تھے اور اپنا چندہ بروقت ادا کرتے رہے۔ ہر ایک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے وہ ذاتی اخراجات میں بڑی کفایت سے کام لیتے تھے اور سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے لہٰذا اپنا حصہ وصیت بروقت ادا کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو کئی بار وقف عارضی میں حصہ لینے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ انہوں نے عملی طور سے جماعت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا تھا۔ وہ ہر حال میں راضی برضائے الٰہی رہنا سیکھ گئے تھے اور ہمیشہ اسی فکر میں غرقاب رہتے تھے کہ ان کا کوئی عمل رضائے الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ وہ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے اور سب بچوں کو بھی تلقین کرتے رہتے تھے۔

اہلی زندگی کا نمونہ

بابو عبدالغفارر صاحب اپنے خاندان میں سب سے بڑے تھے اس لئے ان کی ذمہ داریاں بھی بہت تھیں۔ کبھی کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی تو دریغ نہ کرتے بلکہ حیثیت سے بڑھ کر اس کی مدد کرتے۔ اپنے اہل و عیال کے ساتھ ان کا برتاؤ مثالی تھا وہ سب کی خوشی میں خوش رہنے والے بزرگ تھے۔ ان کے بچے نیک نکلے۔

سب کو نماز باجماعت کا عادی بنا کر خوش تھے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے تھے بچوں کی شادیاں وقت پر کیں جس کے نتیجہ میں بہت جلد دادا' نانا اور پھر پردادا اور پرنانا کے مقام تک پہنچ گئے۔ اپنے بچوں کو مرکزی امتحانات میں شمولیت کے لئے تاکید کرتے رہتے تھے۔ ان کی بیٹیاں بھی لجنہ اماء اللہ کے مرکزی امتحانات میں شرکت کرتی تھیں اور وہ خود بھی مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے تحت ہونے والے امتحانات میں آخر وقت تک شرکت کرتے رہے۔

امارت کے دوران
تربیت جماعت

افراد جماعت کی دینی و علمی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے اور باہمی نزاع کے موقعوں پر ایسا کردار ادا کرتے کہ دونوں فریق آپ کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جاتے اور تنازعہ ختم ہو جاتا۔

جلسہ سالانہ پر اپنے خرچہ پر غیراحمدی احباب کو لے جایا کرتے تھے۔ اندرون سندھ یا سندھ سے باہر بھی جہاں کہیں کسی دوست کو مشکل پیش آتی بابو عبدالغفار صاحب ہمیشہ اس کی مدد کے لئے تیار نظر آتے۔ حیدر آباد میں احمدیوں کے لئے کوئی قبرستان نہیں تھا۔ انہوں نے پوری کوشش کی اور قبرستان کے لئے اراضی حاصل کی اور اس کی چاردیواری اپنی ذاتی نگرانی میں تعمیر کرائی۔ قبرستان کی زمین کو اپنی نگرانی میں ہموار کر دیا اور سیڑھیاں وغیرہ بنوائیں۔ دارالذکر کے صدر دروازے پر "منارۃ المسیح" کی تصویر لوہے کے فریم کے اندر لگوائی اور دارالذکر کے اندر درختوں اور پودوں کی نگرانی خود کرتے اور خدام سے وقار عمل کے ذریعہ کام لے کر ان کی تربیت ایسے رنگ میں کرتے کہ ہر کام بڑے سلیقہ سے انجام پا جاتا۔ مختصر یہ کہ حیدر آباد میں بابو عبدالغفار صاحب جماعت کے لئے ایک سایہ دار چھتنار درخت کی حیثیت رکھتے تھے جس کے سایہ میں اپنے پرائے سب ہی سکھ کا سانس لیتے نظر آتے تھے۔

آپ کے ابتدائی دوستوں میں مرزا صالح علی مرحوم' ڈاکٹر عبدالرحمٰن موگا' چوہدری رحمت علی اور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر سرفہرست تھے۔ یکم اکتوبر 1984ء کو سکھر میں قریشی عبدالرحمٰن صاحب کو بیت الذکر سے گھر آتے ہوئے بے دردی سے قربان کر دیا گیا تو بابو صاحب کو ان کی دردناک موت پر بڑا صدمہ ہوا اور دلی دکھ کا اظہار کرتے رہے۔ قریب ترین دوست ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر اور ان کے بھائی پروفیسر عباس کی قربانی کی اطلاع ملتے ہی فوراً ان کے گھر پہنچے۔ تجہیز و تکفین کے تمام مراحل میں شریک رہے۔ گھر آئے تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور زار و قطار روتے رہے اور دعائیں کرتے رہے کہ مولا کریم تو ہمیں استقامت عطا فرما اور بشاشت کے ساتھ ہر قسم کے ابتلاء کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

واقعہ قربانی

9 جولائی 1986ء بروز بدھ تقریباً پونے ایک بجے دوپہر اپنے شوروم میں کرسی پر بیٹھے تھے۔ اس وقت دکان میں ایک ملازم موجود تھا جو ڈارک روم میں اپنے کام میں مصروف تھا دوسرے ملازم چائے وغیرہ کی ضرورت سے چلے جاتے تھے۔ اس دن کوئی خادم بھی ان کے ساتھ نہ تھا۔ آپ خود بھی اکثر خدام کو واپس بھیج دیتے تھے یہ کہہ کر کہ جاؤ میں ٹھیک ہوں اور دوسرے ملازم بھی میرے ساتھ ہیں۔ اسی دوران موقع پا کر ایک درندہ صفت بدبخت نے بڑی بے دردی سے چھری سے پے در پے وار کر کے آپ کو قربان کر دیا۔ آپ کے ہاتھوں کے نشانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ نے آخری وقت تک مدافعت کی آپ کا ملازم جب کسی کام سے ڈارک روم سے باہر آیا تو اس نے عجیب سی آواز سنی۔ اس وقت تک آپ زندہ تھے اور آخری سانسیں لے رہے تھے۔ اس نے شور مچایا تو لوگ جمع ہو گئے اور آپ کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ زخموں کی تاب نہ لا کر راستہ ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں یہ المناک خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی اور آپ کے عقیدت مندوں نے فوراً دوکانیں بند کر دیں اور پورے حیدر آباد میں مکمل ہڑتال ہو گئی۔ جماعت کے تمام افراد کے علاوہ غیراز جماعت لوگوں کا بھی جم غفیر تھا جو اس خادم انسانیت وجود کی اس دردناک موت پر غمگین تھے اور تعزیت کا اظہار کر رہے تھے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حفظان صحت کے لئے صفائی اور وقار عمل

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

پانی کی گندگی کی وجہ سے ہر سال ملیریا آتا ہے اور دس دس پندرہ پندرہ دن ایک شخص بیمار رہتا ہے۔ ملیریا کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ گڑھوں میں پانی جمع رہتا ہے اور اس کی سڑاند کی وجہ سے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انسانوں کو کاٹتے اور ملیریا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس بخار کی وجہ سے لوگ پندرہ پندرہ دن تک بیمار رہتے ہیں اور اگر دس دن بھی ایک شخص کے بیمار رہنے کی اوسط فرض کر لی جائے اور ایک گھر کے پانچ افراد ہوں تو سال میں ان کے پچاس دن محض ملیریا کی وجہ سے ضائع چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چھ دن بھی کوشش کرتے تو ملیریا کو جڑھ سے نابود کر دیتے مگر لوگ دوائیوں پر پیسے الگ خرچ کرتے ہیں۔ تکلیف الگ اٹھاتے ہیں۔ طاقتیں الگ ضائع کرتے ہیں۔ عمریں الگ کم ہوتی ہیں۔ موتیں الگ ہوتی ہیں اور پھر سال میں پچاس دن بھی ضائع چلے جاتے ہیں۔ مگر تھوڑا سا وقت خرچ کر کے قبل از وقت ان باتوں کا علاج نہیں کرتے۔ وہ کام جو میں بتاتا ہوں۔ اگر دوست کرنے لگ جائیں۔ تو ان کی صحتیں بھی درست رہیں گی۔ ان کے پیسے بھی بچیں گے۔ ان کے محلوں کی شکل و صورت بھی اچھی ہو جائے گی ان کا نیک اثر بھی لوگ قبول کریں گے اور ان کے پچاس دن بھی بچ جائیں گے۔ گویا خدا بھی راضی ہو جائے گا۔ لوگ بھی تعریف کریں گے۔ اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ لوگ اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ وہ عدم صفائی کی وجہ سے جانی قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں اور اپنے روپیہ کو بھی برباد کرتے ہیں۔ مگر اس آسان' سادہ اور صحت بخش طریق کو اختیار کرنے کے لئے شوق سے تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ملیریا ایسا خطرناک اثر انسانی طبیعت پر

باقی صفحہ 6 پر

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

پاکستان کا جنت نظیر شہر

گزرو تو ذرا رک کر دیکھو اک زندہ خدا کی بستی کو

قیام ربوہ کو پچاس برس سے زائد ہو گئے ہیں۔ یہ بے آب و گیاہ وادی دن بدن مادی لحاظ سے اور روحانی و اخلاقی اقدار کی بلندی کے لحاظ سے اپنے نام کی مناسبت سے رفعتوں کی نئی سے نئی بلندیوں کو چھوتی چلی جا رہی ہے ربوہ کے درویشوں کو اس سے غرض نہیں کہ ان کے کیا نام رکھے جاتے ہیں۔ وہ صرف رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے اور خدائے واحد کے نام کی سربلندی کے لئے خاموشی سے اپنے اعلیٰ و ارفع مقاصد کی تکمیل کے لئے نیک کاموں میں جتے ہوئے ہیں اور ان کی خاموشی ہی ان کی شہرت اور نیک نامی کا موجب بنی ہوئی ہے بقول عبیداللہ علیم ؎

مرے خدا مجھے وہ تاب نے نوائی دے
میں چپ رہوں بھی تو نغمہ مرا سنائی دے

اور سب سے بڑی خوشی ربوہ کے مکینوں کی یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع انہیں پیار سے ربوہ کے درویش کے نام سے یاد فرماتے ہیں اور ان کی خوبیوں کی وجہ سے ان سے خوش ہیں اور یہ اپنے امام کی محبت میں دیوانہ وار نیکیوں میں اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جا رہے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ایک پر سکون اور روحانی دینی ماحول میں مطمئن زندگی گزار رہے ہیں پیارے آقا نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:۔

س:۔ حضور میں کچھ ہی دنوں میں پاکستان جا رہا ہوں۔ آپ کے خیال میں پاکستان کی سب سے خاص بات یا چیز کیا ہے۔؟

ج:۔ ربوہ۔ ربوہ جائیں اور دیکھیں کہ کتنا فرق ہے۔ جتنے لوگ جاتے ہیں مجھے خط بھی لکھتے ہیں واپس آ کے کہتے ہیں کہ ہم نے سارا پاکستان پھر کے دیکھا ہے۔

ربوہ میں باوجود اس کے کہ حکومت کا دخل بہت ہے لیکن جو امن ربوہ میں ہے وہ کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ ایک سکون ہے خوبصورتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ویرانہ ہوا کرتا تھا۔ سر سبز درخت، وہاں بے حد ہیں اور بعض جگہ تو لوگوں نے خوب کیاریاں اور خوب پارکیں بنائی ہوئی ہیں۔ ربوہ جائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اگر کوئی جنت نظیر شہر پاکستان میں ہے تو ربوہ ہی ہے۔"

(روزنامہ الفضل 4 فروری 2000ء)

پیارے آقا ایدہ اللہ نے جس توقع کا اظہار فرمایا اس کی تائید روزانہ ہی اس پاکیزہ ماحول میں آنے والوں کے تاثرات سے ہوتی رہتی ہے۔ پچھلے دنوں نومبایعین کی ایک کلاس میں مجھے شمولیت کا موقعہ ملا ایک نومبائع نے بتایا مجھے تو دلیلوں اور نشانات کا کوئی پتہ نہیں۔ میں نے نہ کوئی دلیل سنی اور نہ ہی مجھے کوئی خواب وغیرہ آئی میں نے تھوڑا عرصہ ایک احمدی ٹھیکیدار کے ساتھ مزدوری کی ہے اس احمدی ٹھیکیدار کی دیانت داری اور وقت پر مزدوری دینے کی اچھی عادت نے میرے دل پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ میں نے کہا احمدی کسی کا حق نہیں مارتا ربوہ والے کسی کا خون نہیں پیتے۔ بس اسی بات نے مجھے احمدیت میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ کچھ عرصہ قبل بعض غیر از جماعت نابینا احباب جو ظاہری روشنی سے محروم مگر باطنی بصیرت سے وافر حصہ رکھتے تھے آئے ان کے تاثرات احباب کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں۔

جماعت کی روایتی مہمان نوازی سے غیر از جماعت نابینا احباب متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور انہوں نے اس پر بہت مسرت کا اظہار کیا۔ بیرون ربوہ سے آنے والے غیر از جماعت احباب میں سے ایک نے کہا کہ دوسرے مقامات پر نابیناؤں کے لئے موسیقی کا انتظام بھی ہوتا ہے جس کی شروع میں کمی محسوس ہوئی مگر جب انہوں نے جماعتی دینی روایات سے لطف اٹھایا تو ربوہ کے غیر معمولی روحانی ماحول کی بہت تعریف کی اور اسے دوسرے مقامات سے امتیازی شان کا حامل قرار دیا۔ اسی طرح بیرون ربوہ سے آنے والے ایک غیر از جماعت نابینا نے اس بات پر بہت مسرت کا اظہار کیا کہ ربوہ کے بازار میں شور و غوغا کی بجائے بہت سکون تھا۔ متعدد غیر از جماعت نابیناؤں نے ربوہ کے پر سکون دینی ماحول سے خوب حظ اٹھایا اور اقرار کیا کہ ایسا ماحول انہیں کبھی کہیں نہیں ملا۔

(روزنامہ الفضل 23 فروری 2000ء)

مہمان نوازی

پیارے آقا ربوہ کے درویشوں کی مہمان نوازی کا محبت بھرا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مہمان نوازی کا ایک یہ معیار ہے جو ہمارے سامنے ایک منصب بن کر، ایک مقصود بن کر چمک رہا ہے۔ اس معیار کے قریب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ مثالیں عام ہو گئی ہیں۔ گزشتہ تجربوں کی بناء پر میں یقین کے ساتھ بتا سکتا ہوں۔ کہ ربوہ میں ہی ایسی مثالیں ہیں کہ گھر چھوڑ کر باہر نکل کر لوگ صحنوں میں سوئے اپنے بستر مہمانوں کو دے کر اور اپنے ہاتھ بغلوں میں دبا کر رات گزاری۔ کارکنوں نے بھی اور غیر کارکنوں نے بھی۔ اب یہ مثالیں عام ہیں۔ لیکن یہ بھی وہ حسین ورثہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود(-) سے ہم نے پایا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 جنوری 1983ء)

گھروں اور محلوں کی زینت

اب چونکہ اہل ربوہ کا ذکر چل پڑا ہے۔ بعض اور ذمہ داریوں جن کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر متوجہ فرمایا ہے ان کا تذکرہ بھی اسی تسلسل میں مناسب رہے گا۔ تاکہ جہاں ہم اس بابرکت ماحول کی خوبیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں کمزوریوں کی نشان دہی کے بعد ان کمزوریوں اور سستیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس حسن میں اور نئے نئے رنگ بھریں۔

اہل ربوہ کی خدمات

حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ پر اہل ربوہ کی خدمات کے اعلیٰ نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل ربوہ ہمیشہ ہی بہت اعلیٰ نمونہ خدمات پیش کرنے میں دکھاتے ہیں۔ ایسے ایسے گھر بھی ہیں جن میں کام کرنے والا ایک ہی بچہ ہوتا ہے اور وہ اسے ہی پیش کر دیتے ہیں۔ پھر وہ کام کس طرح چلاتے ہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہرحال ربوہ کے کارکنوں کی طرف سے بہت ہی اعلیٰ روح دکھائی جاتی ہے خصوصاً چھوٹے بچے تو اس محبت اور اخلاص کے ساتھ سردی میں کام کرتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر روح وجد کرتی ہے۔ دنیا کی کسی قوم میں ایسے بچوں کا نمونہ نہیں ملے گا نہ امیر قوموں میں نہ غریب قوموں میں نہ مغربی میں نہ مشرقی میں کہ ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر اور وہ بھی ایسا اعلیٰ کہ رب عظیم سے تعلق رکھنے والا مقصد ہو اسے حاصل کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے نہایت ہی غریبانہ حالت میں جنہیں تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے بھی میسر نہ آ رہے ہوں والہانہ جذبہ کے ساتھ خدمت کریں اور ایسی خدمت کریں کہ جو مزدوروں سے بڑھ جائے۔ میں نے بچوں کو ایسے مشقت کے کام بھی کرتے دیکھا ہے کہ روٹیوں کی ٹوکریاں بھر بھر کے لے جانا اور پھر ساری رات، تھوڑا سا وقفہ ملتا ہے پھر وہ سارا دن وہی کام کرتے ہیں کہ جو عام طور پر مزدور بھی اس قدر محنت، سے نہیں کرسکتے۔

پس اہل ربوہ کو یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ آپ خدمت کا جذبہ پیدا کریں وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے موجود ہے صرف یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اب اس خدمت کو پیش کرنے میں دیر نہ کریں اور جو بھی بچہ یا جوان پیش ہو اسے پہلے سے ہی ان کی ذمہ داریوں سے مطلع کر دینا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 نومبر 1983ء)

عبادات کی پابندی کی تلقین

حضور ایدہ اللہ نے اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

باہر سے آنے والے آپ سے سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ انتظامات میں مشغول بچوں کو نماز کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے بلکہ سارے اہل ربوہ کو بہترین معیار دکھانا چاہئے اور پھر اس پر قائم رہنا چاہئے۔ عبادت تو کوئی دکھاوے کی چیز نہیں ہے، مراد صرف اتنی ہے کہ آنے والے نیک نمونہ پکڑیں اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے وہ پاک اور نیک نمونہ آپ کی زندگی کا جزو بنا رہے پس عبادات پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے کہ کم سے کم ہمارے کارکنوں کا معیار نہایت اعلیٰ ہو۔

دوسرا حصہ ہے زبان کی صفائی اس میں گالی، سخت کلامی، غصہ میں آ کر اپنے جذبات کو کنٹرول نہ کر سکنا، یہ ساری چیزیں مہمان نوازی کے تقاضوں کے بھی خلاف ہیں اور عام اخلاقی تقاضوں کے بھی۔ اس لئے کارکنوں کو ابھی سے اپنے ذہن میں یہ جگالی کرتے رہنا چاہئے کہ ہم میں کون کون سی کمزوری ہے جو میزبان کی شان کے خلاف ہے اور جو عام حالات میں انسان کی شان کے بھی خلاف ہے۔ تو ان کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے۔

تیسری چیز دل کی صفائی ہے۔ جب تک دل میں مہمان نوازی نہ ہو، جب تک دل مہمان کی محبت سے از خود نہ بھرے میزبانی کے اسلوب اور سلیقے نہیں آسکتے۔"

(روزنامہ الفضل 26 نومبر 1983ء)

گھروں اور ماحول کی صفائی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔ اکتوبر 82ء میں ارشاد فرمایا:۔

"مہمانوں کے لئے اپنے گھروں کو خوب سجا دیں۔ جب آپ کے مہمان آتے ہیں تو آپ اپنے گھروں کو خوب سجاتے ہیں۔ اللہ کے مہمان آئیں گے تو کیا آپ اپنے گھروں کو نہیں سجائیں گے۔ کیا آپ اپنی گلیوں کو صاف نہیں کریں گے۔ کیا خدا کی خاطر آپ یہ خیال نہیں رکھیں گے کہ ربوہ کے بعض محلوں میں رات جو چلتے ہوئے گندی نالیوں میں بھی پاؤں پڑ جائے گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ان سے بدبوئیں بھی اٹھتی ہیں۔ پس جب آپ اپنے مہمانوں کی خاطر اپنے گھروں کی صفائی کرتے ہیں تو اب تو خدا کے مہمان آنے والے ہیں اس لئے اپنے گھروں کی بھی صفائی کریں۔ اپنی گلیوں کی بھی صفائی کریں ان ڈھیروں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں جو بدبو پھیلاتے ہیں اور اس سلسلہ میں جماعت کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ ساری تیزی کے ساتھ عملی توجہ شروع کر دیں۔ یعنی سکیمیں بھی بنائیں اور پھر ان کو عمل میں ڈھالیں۔ انصاراللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ یہ ساری تنظیمیں کام کریں اور جلسہ سالانہ کا نظام اس کی عمومی نگرانی کرے۔"

(روزنامہ الفضل 16 دسمبر 1983ء)

میرا اس ساری گفتگو سے مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور دوسری بات یہ کہ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور تحریک فرمائی ہے اور خصوصاً اہل ربوہ والوں کو پاک زبان استعمال کرنے کی تلقین فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

اہل ربوہ کے لئے خصوصی تحریک

اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں، مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آکر پھر خدا کو بھی گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی۔ تو ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہرحال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبان پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بددعائیں نہ اٹھیں۔

ربوہ والوں کو میں خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کیونکہ وہاں بہت سے باہر سے آنے والے لوگ دیکھتے ہیں، بڑے غور سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اندر کیا باتیں ہیں اور اس کے لئے بچوں سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اگر بچوں کے اخلاق کا علم ہو جائے تو بڑوں کے اخلاق کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ تو وہاں کے بچوں کو زبان پاک رکھنے کی بہت تلقین کرنی چاہئے۔ سب جگہ جماعت کو ایک تلقین کرنی چاہئے۔ خصوصاً ربوہ میں لوگ باہر سے آکر دیکھتے ہیں۔ اس خیال سے میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں ان کی زبان پاک و صاف رکھنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 فروری 2000ء)

یہ تو ایک بدیہی امر ہے کہ بلند مقام حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کو برقرار رکھنا ہوتا ہے ہمارا فرض ہے اور دوہری ذمہ داری بن جاتی ہے کہ مرکز سلسلہ میں رہتے ہوئے ہم نہ صرف اپنی روایات اور اقدار کو برقرار رکھیں بلکہ دن بدن اس میں حسن اور نکھار پیدا کرنے کے لئے جدوجہد اور سعی پیہم جاری رکھیں اور ایسا پاکیزہ معاشرہ تشکیل دیں جو نہ صرف اپنوں کے لئے رحمت اور صلح و آشتی کا موجب ہو بلکہ دوسروں کے لئے بھی اس میں کشش ہو۔ اس لئے ہم پر ان اعلیٰ روایات کی حفاظت کی ذمہ داری دوچند ہے کیونکہ ہم دوسروں کے لئے نمونہ کے مقام پر فائز ہیں۔

ایک بزرگ گزر رہے تھے اور بارش ہو رہی تھی۔ پاس سے ایک بچہ دوڑتا ہوا گزرا بزرگ نے کہا بیٹا دیکھنا احتیاط سے قدم رکھنا کیچڑ بہت ہے کہیں گر نہ جانا۔ بچہ رکا اور اس نے کہا بزرگو میری فکر نہ کریں اپنی فکر کریں۔ میں گرا تو اکیلا میں ہی گروں گا۔ آپ احتیاط سے قدم اٹھائیے خدانخواستہ آپ گر گئے تو ساری قوم جو آپ کے پیچھے ہے وہ گر جائے گی۔

اے اہل ربوہ! آپ کو بھی یہی کہنا ہے!!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرفیون عربی میں آکل بنتشہ فارسی میں فربیون اور انگریزی میں Euphorbia Antiquorni کہتے ہیں۔ اگرچہ فرفیون کو بعض نے مازریون (ایک نبات ہے، جس سے دودھ نکلتا ہے۔ اس کی تین قسم ہیں۔ اول قسم کے پتے سفید بڑے اور باریک زیتون کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کو اشخیص کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے پتے چھوٹے اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں، اس کو ہفت برگ کہتے ہیں۔ تیسری قسم کے پتے سیاہ اور زہر قاتل ہوتے ہیں۔ اس کو کماپون کہتے ہیں۔) کا خشک دودھ اور بعض نے ایک درخت کا گوند لکھا ہے۔ لیکن دراصل یہ مراکو کی تھوہر کا منجمد دودھ ہے۔ وہ تھوہر بعینہ اس تھوہر کے مشابہ ہوتی ہے، جس کو ہندی میں ڈنڈا تھوہر کہتے ہیں۔ اس کا رنگ بھورا، زردی مائل اور ذائقہ و بو تلخ و تیز ہوتی ہے۔

فلسطین، اسرائیل تصادم کی کہانی

1948ء : عرب علاقوں پر قبضہ کرکے فرانس اور برطانیہ نے مل کر اسرائیلی ریاست تشکیل دے دی، جس کی وجہ سے عربوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جنگ اور نفرت کا آغاز ہوا۔ فلسطینیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہجرت کرکے مختلف عرب ممالک میں آباد ہونے لگی۔

1964ء : فلسطین کو اسرائیل کے پنجے سے آزاد کرانے کیلئے پی ایل او تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ جناب یاسر عرفات اس کے سربراہ بنائے گئے۔ اس کے چارٹر میں لکھا گیا تھا کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اسرائیل کو تباہ کر دیں گے۔

1967ء : عربوں اور اسرائیل کے درمیان چھ روزہ جنگ چھڑ گئی۔ بنیادی مسئلہ فلسطین کی آزادی کا تھا۔ اسرائیل نے بیک وقت تین عرب ممالک (اردن، شام اور مصر) کو شکست دے کر مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی پر قبضہ کر لیا۔ ان مقبوضہ علاقوں پر اسرائیل نے اپنے شہریوں کیلئے نئے شہر آباد کرنے شروع کر دیئے اور قدیم اور اصلی فلسطینیوں کو ان کی آبائی زمینوں سے محروم کیا جانے لگا۔ ردعمل میں فلسطینی جان بازوں نے اسرائیل کے خلاف گوریلا جنگ شروع کر دی۔

1978ء : امریکی صدر جمی کارٹر نے اسرائیلی وزیراعظم مناہم بیگن اور مصری صدر انور سادات کو امریکہ آنے کی دعوت دی۔ کیمپ ڈیوڈ کے مقام پر تینوں صدور نے مذاکرات کئے اور یوں کیمپ ڈیوڈ امن معاہدہ طے پا گیا۔ اسرائیل اور مصر کے درمیان تعلقات بہتر ہو گئے اور اسی معاہدے کے تحت مصر کے وہ علاقے جن پر اسرائیل نے قبضہ کر رکھا تھا، مصر کو واپس مل گئے۔ اس معاہدے کی وجہ سے مصر کے ناراض مذہبی حلقے کے ایک آدمی خالد اسلامبولی نے صدر انور سادات کو اس وقت قتل کر دیا جب وہ فوجی پریڈ میں شریک تھے۔

1982ء : اسرائیل نے لبنان پر حملہ کر دیا تاکہ لبنان میں مقیم پی ایل او کے لوگوں کو نکال باہر کرے۔ اسرائیلی فوجیں مئی 1999ء تک لبنان کے ایک حصے پر قابض رہیں۔

1987ء : نہتے فلسطینیوں نے مسلح اسرائیل کے خلاف "انتفادہ" نامی تحریک کا آغاز کر دیا۔ اس مزاحمتی تحریک نے اسرائیل کو نفسیاتی طور پر بہت زک پہنچائی۔

1993ء : یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیراعظم آئزک رابن واشنگٹن میں ملے۔ یہ ملاقات وائٹ ہاؤس میں ہوئی۔ میزبان امریکی صدر بل کلنٹن تھے۔ اس ملاقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسرائیلی وزیراعظم اور فلسطینی رہنما "ڈیکلریشن آف پرنسپلز" پر دستخط کرنے پر راضی ہو گئے۔

1998ء : یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے Wye River معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ اس کے تحت یہ طے پایا کہ فلسطین، اسرائیل کے خلاف تشدد کی کوئی کارروائی نہیں کرے گا اور امن کی ضمانت دے گا۔ جواب میں اسرائیل چند مقبوضہ فلسطینی علاقے واپس کرنے کا پابند ہو گا اور فلسطینی قیدی بھی رہا کرے گا۔ اس معاہدے میں یہ بھی طے پایا کہ ستمبر 2000ء میں اسرائیل اور فلسطین کسی آخری امن معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔

یہاں یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ فلسطینی، غزہ کی پٹی (Ghaza Strip) اور (دریائے اردن کے) مغربی کنارے (West Bank) کو بھی اپنی اعلان کردہ فلسطینی ریاست میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ ان دونوں علاقوں پر اسرائیل نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں قبضہ کر لیا تھا اور اب یہاں بہت سی اسرائیلی بستیاں آباد کر دی گئی ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق "مغربی کنارے" کے علاقے میں اسرائیلیوں کی تعداد ایک لاکھ بیاسی ہزار اور فلسطینیوں کی تعداد 16 لاکھ ہے۔ "غزہ کی پٹی" میں اسرائیلیوں کی تعداد 6 ہزار جبکہ فلسطینیوں کی تعداد گیارہ لاکھ ہے۔

(روزنامہ خبریں 8۔اکتوبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 4

چھوڑ جاتا ہے کہ وہ بچے جو ملیریا زدہ ہوتے ہیں۔ جب بڑے ہوتے ہیں۔ تو ان کے دل بالکل مردہ ہوتے ہیں۔ ان کی امنگیں کوتاہ ہوتی ہیں اور ان کے خیالات نہایت پست ہوتے ہیں اور جوان ہونے سے پہلے ہی وہ بوڑھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کا علاج ان کے بس میں ہوتا ہے۔ اور وہ اگر چاہیں تو آسانی سے ملیریا کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ یہی حال صفائی کا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ گندگی اور غلاظت کو دور کرنے کا خیال تو نہیں کرتے۔ مگر بیماری کے ذریعہ اپنے اوقات اور اپنے اموال اور اپنی صحت کی بربادی قبول کر لیتے ہیں۔ ٹائیفائڈ ہمیشہ اس گند اور پاخانہ کی وجہ سے پھیلتا ہے جو گلیوں میں جمع رہتا ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ کے ہمراہ یہ کام کریں اور پوری تندہی اور محنت کے ساتھ اس طرف توجہ کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں ایک سال کے اندر ہی (-) ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتے ہیں کہ (-) لوگ حیران ہو جائیں۔ (-) کہ بیماریاں بھی مٹ گئی ہیں لوگوں کی صحتیں بھی درست ہو گئی ہیں اور ان کا روپیہ بھی بچ گیا ہے۔

(مشعل راہ ص 99-100)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

وقف جدید۔ رحمت کا دروازہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک رحمت کا دروازہ ہے۔ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کردیا ہے۔"

(الفضل مورخہ 4۔جنوری 1967ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا سرفراز احمد صاحب گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ کے والد محترم رانا مقبول احمد صاحب سیکرٹری وقف نو گوٹھ خلیل آباد فارم کنری سندھ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالباسط صاحب معلم وقف جدید 98 شمالی ضلع سرگودھا کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ 4 ماہ سے بیمار ہیں: اکثر معدہ کا السر بتاتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مجید احمد صاحب پرویز (ابن مکرم محمد احمد صاحب درویش مرحوم) دارالرحمت غربی ربوہ دل بڑھ جانے اور دوسرے عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے معجزانہ شفاء کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم میاں صلاح الدین صاحب ڈرائیور دارالعلوم غربی ربوہ ایک لمبے عرصے سے صاحب فراش ہیں نیز ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ بھی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب سے مکمل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم منور احمد صاحب جج کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ (2) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی (3) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ربوہ)

ولادت

○ مکرم محمد اجمل صاحب اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2000ء-10-16 کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "صفورہ" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب مرحوم (پنشنر صدر انجمن احمدیہ و سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ) دارالعلوم غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم مطیع اللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر' سعادت مند اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مسعود احمد عباسی صاحب کو مورخہ 2000-9-9 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بیٹی کا نام "نائلہ مسعود" عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے عزیزہ مکرم مظفر حسین عباسی سابق انسپکٹر بیت المال آمد کی پوتی ہے اور مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب آف کرونڈی سندھ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک صالح اور خادم سلسلہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم ہادی احمد خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ واہ کینٹ لکھتے ہیں۔

میرے بھانجے عزیزم لطف القیوم ولد مکرم مختار احمد صاحب مرحوم آف کراچی کا نکاح عزیزہ طلعت ریحانہ جاوید صاحبہ بنت مکرم غلام مرتضیٰ جاوید صاحب آف جرمنی کے ساتھ مبلغ۔/10000 جرمن مارک حق مہر پر قرار پایا جس کا اعلان مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے 23۔ اکتوبر 2000ء کو بیت المبارک میں بعد از نماز ظہر فرمایا۔

عزیزم لطف القیوم مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم کا نواسہ اور مکرم راجہ عبدالحمید صاحب آف چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کا پوتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

الفضل کے ذریعے کئی دفعہ متعلقہ ادارے کو توجہ دلائی گئی ہے لیکن اس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ اہل ربوہ نے ایک بار پھر مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اور محکمہ بجلی کو اس شکایت کو دور کرنا چاہئے اور پاکستان کے شہریوں کو حاصل بنیادی سہولت سے بلاوجہ محروم نہ کیا جائے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28۔اکتوبر۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 سنٹی گریڈ
سوموار 30۔اکتوبر غروب آفتاب۔ 5-24
منگل 31۔اکتوبر طلوع فجر۔ 4-58
منگل 31۔اکتوبر طلوع آفتاب 6-21

نواز شریف کی استدعا منظور

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فلک شیر نے نواز شریف اور شریف فیملی کے دوسرے افراد کے خلاف دائر ریفرنسوں کی اٹک منتقلی کے لئے نیب کی درخواستوں کے معاملہ میں میاں نواز شریف کی استدعا منظور کرتے ہوئے انہیں تفصیلی جواب داخل کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دے دی۔ معزول وزیر اعظم نواز شریف نے اٹک جیل سے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی دو صفحات کی ایک درخواست اپنے وکیل کے ذریعے چیف جسٹس کو بھجوائی۔ نواز شریف نے انگریزی میں لکھی اس درخواست میں کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں ذاتی طور پر عدالت کے روبرو پیش ہوں کیونکہ یہ میرا آئینی حق ہے۔ چیف جسٹس نے نواز شریف کی درخواست پڑھنے کے بعد کہا ہے کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ درخواست گزار کو جواب کے لئے مہلت دی جائے۔ اس پر عدالت نے مزید کارروائی 2 نومبر تک ملتوی کردی ہے۔ دوران سماعت چیف جسٹس نے ریمارکس دیئے کہ اس وقت ملک میں جو حالات موجود ہیں وہ عدالتوں پر حملہ کرانے والوں کے اپنے ہی پیدا کردہ ہیں اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو آج انہیں اس قسم کے مقدمات کا سامنا کرنا پڑتا اور جمہوریت بھی چلتی رہتی۔ بے نظیر بھٹو نے جسٹس راشد عزیز کا کمرہ توڑایا اور نواز شریف نے سپریم کورٹ پر حملہ کرادیا ان کی ان حرکتوں کی وجہ سے انہیں آج یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ ایسی حرکتیں نہ کرتے تو ان کے خلاف مقدمے بھی نہ بنتے۔

کوئی ملازم بیروزگار نہیں کیا گیا

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ قیادت خود کو اپنے ضمیر اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ سمجھتی ہے اور اس نے گزشتہ ایک برس کے دوران عوام کو صاف ستھری' شفاف اور میرٹ پر مبنی حکومت فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیا ہے۔ وہ پی ٹی وی کے ایک پروگرام میں سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہم نے عام آدمی کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دینے کی غرض سے غربت مکاؤ پروگرام اور غذائی مدد پروگرام پر عملدرآمد شروع کیا ہے۔ گورنر نے کہا کہ محکمہ خوراک نے صوبے کی تاریخ میں پہلی بار 50۔ارب روپے کی خطیر رقم سے 63 لاکھ 34 ہزار ٹن گندم کی خریداری کی جس سے کاشتکار طبقہ کی خوشحالی میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ایک ہی سال میں 34 ٹیکسوں کی تعداد کم کر کے 9 ٹیکسوں تک محدود کردیا ہے۔ انہوں نے کہا اصلاح کے لئے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں تاہم کسی ملازم کو بے روزگار نہیں کیا گیا۔

عوام ٹیکسوں سے پریشان ہیں

چیف جسٹس سپریم کورٹ مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ عدلیہ کی آزادی میں نہ تو کوئی مداخلت کرسکتا ہے اور نہ ہی ہم کوئی مداخلت برداشت کریں گے' بلاشبہ پاکستان کے عوام ٹیکسوں اور استحصال سے پریشان ہیں۔ غریبوں کا استحصال نہیں ہونا چاہئے ایسے لوگ عدالت سے رجوع کریں۔ عدالت آئین اور قانون کے مطابق اپنا فرض ادا کرے گی۔

بیروزگار کو اہلیت کے مطابق روزگار ملے گا

وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت عمر اصغر خاں نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے بیروزگاری دور کرنے کے لئے چاروں صوبوں میں دفاتر روزگار بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں روزگار کے خواہشمندوں کو ان کی اہلیت کے مطابق روزگار فراہم کئے جائیں گے۔ تمام ادارے اپنی خالی آسامیوں کے بارے میں حکومت کو مطلع کریں گے۔ جس کے بعد حکومت دفاتر روزگار کے ذریعے یہ آسامیاں مشتہر کر کے میرٹ پر تعیناتیاں کرے گی۔ انہوں نے کہا ہر سال 12۔ لاکھ افراد روزگار کے اہل ہو رہے ہیں۔ جنہیں برسر روزگار کرنے کے لئے دو مختلف نظام اپنائے جا رہے ہیں۔

بس درخت سے ٹکرا گئی۔10 ہلاک

ساہیوال سرگودھا روڈ پر دھیروسیال کے قریب کوچ' درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ جس کے نتیجے میں 10۔افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ لاشیں بس کاٹ کر نکالی گئیں اور کھڈ میں گری ہوئی بس کو کرین کی مدد سے نکالا گیا۔

پاکستان کی انگلینڈ کے خلاف فتح

پاکستان نے انگلینڈ کو تین ایک روزہ میچوں کی سیریز کے دوسرے میچ میں 8۔وکٹوں سے شکست دے دی اور سیریز برابر کر دی۔ قذافی سٹیڈیم لاہور میں کھیلے جانے والے میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر مہمان ٹیم کو کھیلنے کی دعوت دی جنہوں نے مقررہ پچاس اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 211 رنز بنائے۔ شاہد آفریدی نے 5 وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں پاکستان کا مطلوبہ سکور دو وکٹوں کے نقصان پر 45 اوورز میں پورا ہو گیا۔ شاہد آفریدی کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچن جانبازوں کا حملہ

چیچنیا کے جانبازوں نے حملہ کر کے روس کا ایک اعلیٰ عہدیدار ہلاک کر دیا۔ گروزنی اور گڈاس کے علاقوں میں مجاہدین نے چوکیوں پر حملے کر کے 10 فوجی ہلاک کر دیئے۔

برمی فوج اور بھارتی فوج میں فائرنگ

برما کی فوج اور بھارت کی فوج کے درمیان فائرنگ کے تبادلہ میں 6 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے بھارتی فوج نے کئی برمی فوجی ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

انڈونیشیا میں امریکی سفارت خانے کو دھمکی

انڈونیشیا میں امریکی سفارت خانے کو بم سے اڑا دینے کی دھمکی دی گئی ہے۔ یہ دھمکی ٹیلی فون کے ذریعے موصول ہوئی۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے امریکی سفیر کو تسلی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیلی فون کوئی بھی کر سکتا ہے۔ معاملے کو سنجیدہ نہ لیں۔ پریشان نہ ہوں۔ امریکی سفیر رابرٹ گلبرڈ کو قتل کی دھمکیاں بھی موصول ہوئیں۔ امریکی سفارت خانے کا پبلک سروسز سیکشن پہلے ہی بند ہے۔ اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھوں فلسطینیوں کی شہادت کے واقعات کے بعد انڈونیشیا میں امریکہ مخالف جذبات عروج پر ہیں۔ انڈونیشیا کے مسلمان امریکہ پر اسرائیل کی حمایت کا الزام عائد کرتے ہیں۔

روسی طیارے کا حادثہ

روس کا ایک فوجی طیارہ بدھ کے روز جارجیا کے پہاڑی علاقوں میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد 82 تک پہنچ گئی ہے۔ طیارے پر 71 مسافر اور عملے کے 11۔ افراد سوار تھے۔

امریکی برطانوی طیاروں کا عراق پر حملہ

امریکی و برطانوی طیاروں نے عراق پر پھر حملہ کیا اور متعدد تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ عراق کے ائر ڈیفنس یونٹوں نے جوابی کارروائی کر کے طیاروں کو بھگا دیا۔ امریکہ اور برطانیہ نے عراق کے اس بیان پر خاموشی اختیار کئے رکھی۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب

امریکہ کے صدارتی انتخاب کے آخری دنوں میں امریکی ووٹ قریباً برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ بش کو 45 فیصد اور الگور کو 43 فیصد مقبولیت حاصل ہے۔

ایران کی سلامتی کا سمجھوتہ

سعودی عرب نے کہا ہے کہ ہم ایران کے ساتھ سلامتی کے متعلق تعاون کے سمجھوتے پر دستخط کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے لئے ایران کو بھی مثبت ردعمل ظاہر کرنا چاہئے۔

معیاری ہومیوپیتھک ادویات

جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار۔ ربوہ

کم ریٹوں میں کون
ذکی کراکری
(بانوبازار) فضل عمر مارکیٹ ربوہ فون رہائش 211751

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور و دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61